



السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ !
کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے کے بارے میں
میں کہ اسکول میں طلباء سے امتحان کے لئے پیسے لئے جاتے ہیں جس پر ان طلباء کے لئے
سوالیہ اور جوابی پیپرز لیتے ہیں اور ان ہی روپوں سے انعامات بھی خریدتے ہیں جو
امتحان میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو دیئے جاتے ہیں۔ یوحینا یہ ہے کہ
ان مشترکہ جمع شدہ پیسوں سے چند طلبہ کو انعام دینا جائز ہے یا نہیں؟

الاستفتی

روحان علی بنول 2012

الجواب وباللہ الاستقانة

صورتِ مسئلہ میں مذکور رقم اگر فائنانس کی طرح بطور فیس لی جاتی ہو تو چونکہ رقم طلباء
اپنے سرپرستوں کی اجازت سے دیتے ہیں اس لئے نابالغ طلباء کی اجازت معتبر نہ ہونے کا
شبہ بھی پیدا نہ ہوگا ہر صورت یہ اسکول والوں کی ملک بنتی ہے۔ لہذا وہ مذکورہ رقم سے
طلباء کے لئے پیپرز لائیں یا پوزیشن والوں کو بطور انعام دیں، یا کسی کو جائز مصرف میں
وہ اس کا استعمال کریں تو وہ اس میں خود مختار ہیں۔

مافی البراءاتق 05/07 رشید

« ہی بیع منفعۃ معلومۃ بأجر معلوم » یعنی الإجارة شرعاً
تمليك منفعۃ بعوض فخرج البیع والحصة والعارة
فانه استباحۃ المنافع بعوض لا تمليكها -

وفی الهندیة 04/06 رشید

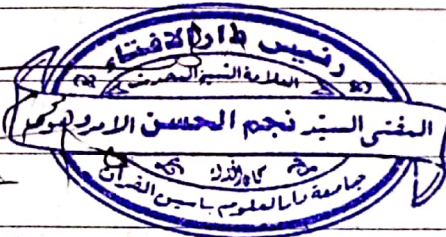
أما تفسیرها شرعاً ففی عقد علی المنافع بعوض كذانی الهندیة

وفی الشامیة 06/06 کتاب الإجارة سعید

هی (تمليك نفع) مقصود من العین (بعوض) - (وكل ما صلح تمنا صلاحة الإجارة -

فقط واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و الحمد لله

کتبہ



01 JAN 2023